سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات بار بار آنکھ کھل جاتی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اپنے علاقہ کیلئے ایک مینار کی حیثیت رکھتا ہے

جہاں سے علم و حکمت کی روشنی پھیل کر کونے کونے کو منور کریگی

اس کالج میں جو علوم پڑھائے جائیں گے ان کا حقیقی مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہونا چاہیئے

ہوسٹل کے افتتاح اور کالج کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب

گھٹیالیاں ۱۳ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی عظیم عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے اور ہوسٹل کی عمارت کے افتتاح کی پُر رونق اور کامیاب تقریب پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ حقیقی اور صحیح علم وہی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کردے۔ وہ علم جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے علم نہیں بلکہ جہالت ہے۔ آپ نے فرمایا گھٹیالیاں کا یہ علاقہ علم کے لحاظ سے بہت پسماندہ اور بنجر علاقہ ہے۔ اس بنجر سرزمین میں تعلیم الاسلام کالج کے قیام کے ذریعہ جو نہر جاری کی گئی ہے۔ اس میں سے جو بھی علم نکلے وہ قربِ الٰہی کے دروازہ کو کھولنے کا موجب ہونا چاہیئے۔ یہ وہ بنیادی مقصد ہے جو اس کالج کے اساتذہ اور طلباء کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے

آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ یہ ادارہ ان شاء اللہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا حتیٰ کہ ایک دن آئے گا جبکہ یہ کالج اس علاقہ کے لئے ایک مینار کا کام دے گا جہاں سے علم و حکمت کی روشنی پھیل کر کونے کونے کو منور کردے گی۔

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بیس ہزار روپے کا عطیہ

اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے (جس کے آپ صدر ہیں) بیس ہزار روپے کی خطیر رقم کا چیک بطور عطیہ کالج کمیٹی کے صدر مکرم بابو قاسم دین صاحب کو عطا فرمایا۔ اور اپنے دستِ مبارک سے کالج کی نئی اور وسیع عمارت کا سنگ بنیاد رکھا

ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ کی تقریر

یہ نہایت کامیاب اور موثر تقریب آج تیسرے پہر ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور میں گھٹیالیاں کے دور افتادہ قصبہ کے قریب منعقد ہوئی۔ جہاں اگست ۱۹۶۱ء سے ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کی خصوصی مساعی کے نتیجہ میں صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج قائم ہے۔ اس موقعہ پر اس علاقہ کے دیگر معززین کے علاوہ ضلع سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر جناب سید حسنات احمد صاحب بھی ازراہ کرم تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل کی اس عمارت کا افتتاح فرمایا جس کا سنگ بنیاد آپ نے گزشتہ سال ۳۰ نومبر کو رکھا تھا۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر مسرت خوشی کا اظہار فرمایا کہ تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام کے ذریعہ اس علاقہ میں علم کو فروغ دینے کے لئے جو عظیم الشان کام شروع کیا گیا ہے۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت درد گردہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ گردہ میں سوزش کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

• ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کمر میں سخت تکلیف کے باعث بہت ناساز ہے۔ کروٹ بھی نہیں بدل سکتیں۔ احباب خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بچے آجکل بہت بیمار ہیں۔

(۱) سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ (جو آجکل ڈنمارک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں) کا اکلوتا بچہ عزیز مشہود احمد بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا ہے اور لاہور میں زیر علاج ہے۔ خون کے نتیجہ سے یہی معلوم ہوا ہے کہ حالت تسلی بخش نہیں۔ ڈاکٹروں نے تجویز کیا ہے کہ آج جسم میں خون دیا جائے

(۲) مکرم مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بچی عزیزہ امۃ الرقیب کا پچھلے دنوں لاہور میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ طاقت کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔

(۳) میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الجمیل کو عرصہ سے گردہ میں سوزش اور غالباً پتھری کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ آج مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں اپریشن کیا جائے۔ اگر آج اپریشن نہ ہوا۔ تو پھر شاید چند روز تک راولپنڈی میں اپریشن کرایا جائے گا

میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں بچوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

دنیاوی انسانوں یا اسباب پر انحصار رکھنے کی بجائے

خدائے واحد کی پناہ حاصل کرو کہ ہمارے لئے اس سے زیادہ اور کوئی حفاظت کی جگہ نہیں ہے

اپنے اندر خدائے واحد پر حقیقی ایمان اور وہ سچی اخوت و ہمدردی پیدا کرو جو حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے تھے

میں نے تمہاری اصلاح کی خاطر اپنے آنسوؤں سے زمین کو تر کیا میری مثال اس شمع کی سی ہے جو دوسروں کو روشن کرنے کے لئے خود پگھل جاتی ہے

لیکن

اگر میرے پگھل جانے سے تمہاری اصلاح ہو جائے تو اسی میں میری خوشی اور راحت ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۴ء بمقام قادیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ جب پہلی مرتبہ الفضل مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا تو اس کے ساتھ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا تھا جو آپ نے بحیثیت قائمقام ایڈیٹر تحریر فرمایا تھا:۔

"۱۲ دسمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ پڑھا وہ اس محبت اور تڑپ کی عملی تصویر تھی جو حضور کو اپنی جماعت کی اصلاح و فلاح کے متعلق ہے۔ الفاظ نہ تھے جو آپ کے منہ سے نکلتے تھے بلکہ وہ آپ کے دل کے ٹکڑے تھے جو الفاظ کی صورت میں آرہے تھے۔ آپ کے وجود پر ایک ربودگی تھی اور خدا تعالےٰ کی قدرتوں، اس کی نصرتوں پر کامل یقین اور غیر متزلزل ایمان کی مجسم صورت میں آپ کھڑے تھے۔ جماعت میں خدا تعالےٰ پر کامل ایمان اور اخلاص کے ساتھ جس محبت، اتحاد ایک دوسرے کے لئے ایثار کی جس روح کے دیکھنے کے آپ متمنی ہیں وہ الفاظ میں پورے طور پر ظاہر نہیں ہو سکتی۔

آپ نے اس خطبہ میں جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ پر کامل ایمان پیدا کریں حقیقی موحد ہوں اور آپس میں ایسی محبت اور اخلاص پیدا کریں کہ وہ سب کے سب ایک وجود اور بنیان مرصوص ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جب جماعت کی حالت اور اس کی اصلاح کے متعلق اپنی تمناؤں اور توقعات کا اظہار فرمایا تو آپ کا قلب نہایت رقیق اور گداز تھا۔ گویا آپ مقام دعا میں کھڑے تھے۔ یہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ اضطراب اور یہ خشوع و خضوع بہت سے ثمرات کو پیدا کرے گا لیکن اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہم اپنی حالت میں ایسی طرح تبدیلی کریں جو ہمارا مطاع اور امام چاہتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم کو توفیق دے۔ جس رقت اور درد سے حضور نے اس خطبہ کو بیان فرمایا، شاید ہی کوئی ایسا سنگ دل ہو گا جو زار زار نہ رویا ہو بلکہ از کم اس کے آنسو نہ نکلے ہوں۔ جس طرح ظاہری طور پر حضور کے دلی درد نے ہماری ظاہری قساوۃ کو دور کیا اور ہم زار زار روتے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ ہماری باطنی قساوتوں کو بھی دور فرمائے اور اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا و علی ربھم یتوکلون کی نعمت سے ہم کو مالامال کرے۔ آمین۔ عرفانی"

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

در حقیقت ہر قسم کی حمد اور تعریف اور ثناء

کی مستحق وہی ذات ہو سکتی ہے جو رب العالمین ہے۔ اور وہ دونوں جہانوں میں انسان کی تربیت اور ربوبیت کرتی ہے۔ بلکہ اس کی ربوبیت تمام زمانوں پر وسعت رکھتی ہے۔ وہ خدا جو رب العالمین خدا ہے وہ ماضی میں بھی اور حال میں بھی اور استقبال میں بھی انسان کی ربوبیت کرتا ہے پس اس کی ربوبیت کسی خاص زمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر زمانہ میں اسی کی ربوبیت انسان کے شامل حال رہتی ہے۔ انسانی تعلقات کیسے محدود اور کیسے کمزور ہوتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے در حقیقت تمام تعریفوں کا مستحق خدا تعالیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ

انسان نہ ماضی سے واقف نہ استقبال سے آگاہ

نہ دلوں کے خیالات پر اس کو کچھ نظر ہے۔ اس کا معاملہ صرف ایک نہایت ہی چھوٹے سے حصہ علم پر منحصر ہوتا ہے بسا اوقات وہ اپنے معاملات میں بہت سی غلطیاں کر بیٹھتا ہے اور اس کو اپنی غلطی کا علم اس وقت جا کر ہوتا ہے جبکہ اس غلطی کا ازالہ علاج سے باہر ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا معاملہ ایسا ہے کہ اس کی ربوبیت نہ صرف یہ کہ سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے ساتھ تعلق ہے بلکہ اس کی ربوبیت کا اثر اس کے علیم بذات الصدور ہونے کی وجہ سے انسان کے دلی خیالات پر بھی مترتب ہوتا ہے۔ اس لئے دنیا میں رب تو بہت ہیں مگر رب العالمین خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ پس تمام حمد اور تعریف کا مستحق بھی وہی ہو سکتا ہے۔

ایک غلطی کرنے والا انسان

جو کسی انسان کی غلطی کرتا یا اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھتا ہے اور پھر وہ اس کے پاس جس کا اس نے قصور کیا معافی مانگنے کے لئے جاتا ہے تو اس کی حالت دو حالتوں سے خالی نہیں۔ یا تو جس کا اس نے قصور کیا ہے اس کو اس امر کا یقین ہو گا کہ قصوروار واقعہ میں نادم اور پشیمان ہے اس لئے وہ اس کی معافی کی درخواست کو درست سمجھے گا! ورنہ یا اس کو اس امر کا یقین ہو گا کہ معافی مانگنے والا جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اس کو دھوکہ اور فریب دے رہا ہے تو وہ اس کا قصور کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔ ہاں دوسری صورت میں وہ کبھی معاف کر دیتا ہے اور کبھی نہیں بھی کرتا۔ لیکن جھوٹ اور فریب کی حالت میں وہ یہی خیال کرے گا کہ اس وقت تو اس کا راز فاش ہو چکا ہے۔ اور اس کی غلطی ظاہر ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ دھوکہ کی راہ سے معافی مانگنا چاہتا ہے لیکن جب اس کو معافی مل جائے گی اور اس کے راز کا اخفا کر دیا

جائے گا۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ایسی راہ اختیار کرے جس کا مجھے علم ہی نہ ہو سکے اور معلوم نہیں یہ مجھے کیا نقصان پہنچا دے۔ اور جب اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ معافی مانگنے والا سچے دل سے معافی مانگ رہا ہے تو بعض دفعہ تو کہہ دیتا ہے کہ جا میں نے تجھے معاف کر دیا۔ اور کبھی یہ کہہ دیتا ہے کہ اب معافی مانگنے کا کیا فائدہ! جو نقصان تم نے کرنا تھا وہ تو کر دیا۔ مگر

وہ خدا جو رب العالمین خدا ہے

اس کے حضور ایک قصوروار نہایت نادم اور شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہے۔ اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں اپنے قصور کی سچے دل سے معافی مانگ رہا ہوں مگر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس توبہ کرنے والے نے کل کو توبہ توڑ دینی ہے۔ کیونکہ وہ عالم الغیب اور علیم بذات الصدور ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ آج تو اس کے دل کی یہ کیفیت ہے کہ یہ سخت نادم اور پشیمان ہو کر اپنے قصور سے توبہ کر رہا ہے کل کو اس کے دل کی یہ حالت نہ رہے گی۔ مگر کیا اس علم کے ہوتے ہوئے کہ یہ توبہ کرنے والا انسان کل کو پھر اس کی نافرمانی کرنیوالا ہے۔ آج یہ نادم اور پریشان ہے لیکن کل کو پھر یہ اس کی حکم عدولی کرے گا کیا خدا تعالیٰ اس انسان کو ٹھکرا اور دھتکار دیتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ خدا جو رب العالمین خدا ہے وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں کل کا خدا ہوں آج کا بھی خدا ہوں۔ پس جو حالت آج اس کے قلب کی ہے اسی کے مطابق آج میں اس سے سلوک کروں گا۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ کل کو اس نے توبہ توڑ دینی ہے اور اس کو معلوم ہے کہ کل کو وہ اس سے بھی زیادہ مجرم ہو گا اور فلاں فلاں حالتوں میں اسنے فلاں فلاں نافرمانیاں کرنی ہیں۔ اور فلاں فلاں وجوہ سے پرسوں اترسوں۔ مہینہ۔ چھ مہینہ۔ سال۔ دو سال۔ چھ سال یا دس سال یہ شخص فلاں فلاں جرم کا ارتکاب کرے گا۔ اور پھر اس وقت اس پر گرفت نازل ہو گی۔ وہ پھر توبہ کرے گا اور اس وقت

اس کی تڑپ سچّی تڑپ ہو گی

اور وہ اسی دن کے لئے ہو گی مگر باوجود اس علم کے کہ اس کا مستقبل تاریک ہے اور یہ ہمیشہ اس کی نافرمانی کرے گا۔ وہ کہتا ہے کہ اے انسان جو اس وقت تیرے دل کی حالت ہے اسی کے مطابق میں تیرے ساتھ سلوک کرتا ہوں جو میں نے [illegible] کیا۔ انسان کی حالت اس کے مقابلہ میں کیسی کمزور ہے۔ ایک شخص سچے حالات [illegible] کی بناء پر ایک انسان کا قصور کر بیٹھتا ہے اور وہ سچے دل سے اس پر نادم اور پشیمان ہوتا ہے۔ مگر بسا اوقات انسان اپنے قصوروار سے ایسا سلوک کرتا ہے کہ جس کا وہ مستحق نہیں۔ اس کے نیک سلوک بھی ہوتے ہیں مگر کبھی ایسے معاملات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ جو کچھ اسے نہ کرنا چاہیئے وہ بھی کر لیتا ہے۔ بے شک یہ رب تو بن جاتا ہے کیونکہ دنیا میں کوئی انسان نہیں جو رب نہیں۔ مگر وہ رب العالمین نہیں۔ انسان بھی ربوبیت کرتا ہے مگر اس کی ربوبیت محدود اور اس کا دائرہ نہایت تنگ ہے۔ پس یہ حقیقی حمد اور تعریف کا مستحق نہیں۔ اور

وہ رحمٰن بھی ہے

کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ ہر ایک زمانہ کا علم رکھتے ہوئے اور ہر دل پر اور اس کی کیفیات اور تغیرات پر آگاہ ہوتے ہوئے ایک قصوروار کے قصور کو اس وقتی ندامت اور پشیمانی کی بناء پر جس کو خدا ہی جانتا ہے معاف کر دیتا ہے گو بندہ اس وقت سچی توبہ کر رہا ہوتا ہے اور اس کا دل بالکل صاف ہوتا ہے مگر اپنے دل کی کل کی حالت کو وہ بھی نہیں جانتا۔ پس خدا تعالیٰ ہی ہر ایک حمد کا مستحق ہے۔ اور صرف وہی ہستی بلا مبادلہ انعام کر سکتی ہے جس کی ربوبیت صرف حال کے ساتھ ہی تعلق نہ رکھتی ہو۔ کیونکہ جو چیز سامنے موجود ہے اور جسے ہم دیکھ رہے ہیں وہ تو ہمارے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مفید ہی ہے۔ رحمانیت تو اس سلوک کا نام ہے جو کسی امر کے ظہور سے پہلے ہو۔ پس وہ رحمٰن ہے۔ کیونکہ وہ رب العالمین ہے کہ اثرات کے ظہور سے پہلے وہ بلا مبادلہ ربوبیت کرتا ہے۔

پھر وہ رحیم ہے

اس لئے کہ وہ رب العالمین ہے۔ اگر وہ رب العالمین نہ ہوتا تو رحیم بھی نہ ہوتا۔ ہر ایک انسان کو اس کے نیک کام کا وہ بدلہ دیتا ہے۔ انسانوں میں سے کونسا انسان ہے جو ہر ایک نیک کام کرنیوالے کو بدلہ دے سکتا ہو۔ وہ لوگ جو اپنے عمل اور اپنے فعل سے اپنے آپ کو کامل طور پر کسی انسان کی خدمت میں لگا کر اپنے وجود کو چور کر دیتے ہیں۔ یا وہ سپاہی جو اپنے ملک کے لئے یا اپنے بادشاہ کی جان کی حفاظت کے لئے اپنی جان دیدیتا ہے۔ اس کو اس قربانی کا بدلہ بادشاہ یا دوسرے لوگ کیا دے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو ملک اور بادشاہ اور آقا کے لئے اپنی جان دے چکا ہے ایسی حالت میں اس کے کام کا بدلہ خود اس مرنے والے کو کوئی انسان نہیں دے سکتا۔ پس حقیقتاً رحیم بھی خدا ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ تمام زمانوں کا وہ خدا ہے۔ نہ ماضی اس کے تصرف سے باہر ہے نہ مستقبل۔

پھر وہ مالک یوم الدین ہے

اس لئے کہ وہ رب العالمین ہے۔ کیونکہ جب تک زمانہ کے تغیرات سارے کے سارے کسی کے قبضے اور تصرف میں نہ ہوں کون کسی کو حقیقی طور پر جزا یا سزا دے سکتا ہے۔ ایک منصف حاکم یا عادل بادشاہ جن کی ساری کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو حق دار کو حق مل جائے۔ کسی پر ظلم اور تعدی نہ ہو۔ اور رعایا امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرے مگر وہ دعاوی اور فیصلہ جات میں غلطی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ عالم ظاہری کا رب ہے۔ عالم باطنی کا رب نہیں۔ اس لئے وہ حقیقی طور پر جزا اور سزا نہیں دے سکتا۔ مگر ایک ہستی ہے جو دیتی ہے۔ اور وہ ایک ہی ہے جو کہ رب العالمین ہے۔ پس اگر کوئی وجود ایسا ہو سکتا ہے جس سے ہم تعلق پیدا کر سکتے ہیں اور جس کی عبودیت کو ہم اپنے لئے فخر سمجھ سکتے ہیں اور اپنا تمام وجود اور ذرہ ذرہ اس کے لئے قربان کر سکتے ہیں تو وہ صرف وہی خدا ہے جو رب العالمین ہے۔ جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے۔ جو مالک یوم الدین ہے اس لئے ہم صرف اسی ذات کو ایاک نعبد کے الفاظ سے یاد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ایسے مالک کی غلامی میں ہمیں کام کے ضائع ہو جانے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اور دوسروں کی غلامی میں کام کے ضائع جانے کا خدشہ ہے کیونکہ اگر ہم کسی دوسرے کی خدمت یا غلامی کریں۔ ممکن ہے کہ ہماری حالتوں کے بعض بدلے مستقبل سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور اس پر اس کو حکومت نہیں کیونکہ وہ عالم الغیب نہیں اور ممکن ہے ہماری حالتوں کے بعض بدلے ماضی سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور وہ ان کے قبضہ اور تصرف سے نکل چکا ہے۔ اس لئے یہ کام اور خدمت بے فائدہ اور رائیگاں جائے گی۔ ایک شخص جس کی پشت پناہ ایک زبردست بادشاہ ہو مگر ہزاروں بیماریاں اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہوں اور ماضی میں ہی ان کے سب اسباب مہیا ہو چکے ہوں تو وہ بادشاہ کس طرح اس کا بدلہ دے سکتا ہے اور ان مخفی در مخفی اسباب کا کس طرح تدارک کر سکتا ہے تاکہ اس کے خادم کو ان کی وجہ سے بیماریوں کا شکار نہ ہونا پڑے۔ پھر بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن سے اس کو تعلق یا عشق ہوتا ہے اور

بہت سے عزیز و رشتہ دار ہوتے ہیں جو جدا ہو جاتے ہیں

مگر کوئی ایسا انسان نہیں جو اس کو بدلہ دے سکے۔ پھر وہ کونسی ہستی ہے جو حقیقی جزا دے سکتی ہے۔ وہ وہی ہے جس کا ہر ایک چیز پر تصرف اور قبضہ ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ ہمارے دل اخلاص سے پُر ہوں اور ہمارا ذرہ ذرہ کسی کی ہمدردی میں ہو لیکن جب اس کو ہمارے حالات کا علم نہیں وہ ہمارے دل کو دیکھ نہیں سکتا تو وہ ہمیں حقیقی جزا کب دے سکتا ہے۔ وہ تو ہمارے اعمال کو دیکھے گا۔ ممکن ہے اس کو مال کی ضرورت ہو۔ اور ہمارے پاس پیسہ بھی نہ ہو۔ اور ممکن ہے اس پر دشمن حملہ آور ہو اور ہمارے ہاتھ ہی نہ ہوں۔ پاؤں ہی نہ ہوں۔ پس ہمارے اخلاص کا وہ حقیقی بدلہ نہیں دے سکتا کیونکہ ہمارے دل پر اس کی نظر نہیں۔ وہ ہمارے ظاہر کو دیکھتا ہے۔ پس وہ کب ہماری جزا اور سزا کا مالک ہو سکتا ہے۔ اس کا بدلہ تو نہایت محدود ہے۔ پس ایاک نعبد کے لائق کوئی دوسرا وجود نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص جو سچے دل سے کہے ایاک نعبد کہ اے خدا میں تیرا ہی غلام ہوں تو پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے سامنے تو کہے میں تیرا ہی غلام ہوں اور اپنی حاجات کو کسی دوسرے کے سامنے لے جائے۔ کیونکہ غلام کی تمام ضروریات کا متکفل آقا ہوتا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کو انسان کہتا ہے کہ میں تیرا ہی ہوں تو پھر خدا ہی کا حق ہے کہ وہ اسی سے مانگے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہ اے خدا جب میں تیرا ہی ہوں تو اب کس طرح بے شرمی کر کے اوروں سے مانگوں اور سوال کروں۔ پھر وہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔

عبودیت اور غلامی بغیر علم کے نہیں ہو سکتی

کیونکہ ہمیں کیا علم کہ ہمارے آقا کے دل میں کیا ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔ اس لئے

سچے خادم کا یہ طریق ہوتا ہے کہ وہ پہلے اپنے آقا سے یہ دریافت کر لیتا ہے کہ حضور میرا کام کیا ہوگا اور میں نے کیا کرنا ہے۔ اس لئے وہ کہتا ہے کہ اے خدا جو ہدایات اور جو سچائیاں تو نے اپنے پہلے بندوں کو عطا کی ہیں اور جو کام تو نے ان کے سپرد کیا تھا وہی کام تو میرے بھی سپرد کر۔ مجھے کام دیجئے۔ مگر وہ ایسا ہی عظیم الشان کام ہو آج آپ نے پہلے خادموں اور غلاموں کو دیا ہے۔ کوئی چھوٹا موٹا کام میرے سپرد نہ کیجئو اور پھر میرا تجربہ کیجئے کہ میں نے بھی وہی کر کے دکھایا یا نہیں جو آپ کے پہلے خادموں نے کیا۔

معمولی حالات میں یہ کیسا عجیبانہ مقولہ ہے۔ مگر

محبت اور اخلاص کے مقام پر

اس سے بڑھ کر کوئی پیارا مقولہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ اپنے بندے کے اخلاص اور اس کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم ساتھ یہ بھی کہہ دو غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہ ہمارا اس وقت کا احساس ہے کہ وہ کام جو تو نے موسیٰ عیسیٰ علیہما السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ کام تو ہم کو بھی دے۔ ممکن ہے کہ کل کو حالات ہی بدل جائیں اور ایسے واقعات پیدا ہو جائیں کہ ہمارے دل کی یہ کیفیت ہی نہ رہے اور ہم دعائیں کرنی ہی بھول جائیں اے خدا ایسا نہ ہو کہ ہم اس خدمت کے میسر آنے کے بعد غلطیاں کریں یا اس خدمت کو ہی بھول جائیں۔

پس جب کوئی اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو

وہ ایک محفوظ قلعے میں آجاتا ہے

جس قلعے میں بلائیں نازل نہیں ہوتیں وہ خدا جو رب العالمین ہے۔ وہ اس کی ہر ایک چیز کی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی جگہ ہی ہو۔

انگریزوں کا ایک افسر مصر میں مارا گیا۔ سینکڑوں ہندوستانی اور پٹھان روز مارے جاتے ہیں ان کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ لیکن وہ افسر ایک زبردست آقا کا غلام تھا۔ انگریزوں نے اس کا بدلہ لینے کے لئے ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے دور دراز کا سفر اختیار کر کے جنگی بیڑا لا کھڑا کیا ہے کہ ہمارا آدمی کیوں مارا گیا۔ اب یا تو تاوان دو۔ ورنہ یہ جنگی بیڑا ہے۔ اور یہ جنگی فوج پانچ لاکھ پونڈ ۷۵ لاکھ روپیہ کا ان سے مطالبہ کر رہی ہے۔ تا وہ رقم افسر کے پسماندگان میں تقسیم کی جائے اور یہ کہ مجرموں کو گرفتار کر کے ان کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ انگریز ان کو پھانسی دیں اور یہ کہ آئندہ کے لئے مصری عہد کریں کہ آئندہ ہمارا کوئی آدمی نہیں مارا جائے گا۔ کہاں انگلستان اور کہاں مصر۔ مگر چونکہ اس کا

ایک غلام مارا گیا

برطانیہ کو اس کی غیرت اور محبت نے خاموش نہیں رہنے دیا۔ حالانکہ اس کی مقدرت سے اس کا زندہ کرنا باہر ہے۔ مگر جہاں تک اس سے ہو سکتا ہے وہ بدلہ لینے کے لئے تیار ہے اور اس ایک جان کے بدلے اگر ہزاروں جانیں بھی چلی جائیں تو ان کو دریغ نہیں۔ جب انگریزوں کو اپنے ایک غلام کے لئے ایسی غیرت اور حمیت ہو سکتی ہے۔ تو کیا وہ خدا جو ماضی کا خدا ہے اور حال کا بھی اور استقبال کا بھی خدا ہے۔ وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہنے والے غلام کو یونہی کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ دے گا۔ اگر ایک شخص سچے دل اور اخلاص سے خدا تعالیٰ کے حضور ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو یقیناً وہ خدا جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے جو مالک یوم الدین ہے وہ انگریزوں سے کم وفادار ثابت نہیں ہوگا۔ اگر انگریز اپنے ایک غلام کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اس کی مدد کر سکتے ہیں تو خدا کب اپنے ایک خادم کو بغیر مدد چھوڑ دے گا۔

آج ایک حال کی چیز ماضی ہو سکتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کا یہ قانون بھی ہے کہ وہ جو اس کے حضور کھڑے ہو کر ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے۔ اس کی کوئی چیز خواہ کتنی ہی دور ہو خواہ کسی زمانہ اور کسی دنیا میں ہو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

میں ایسے خدا پر جو رب العالمین ہے رحمٰن ہے اور رحیم ہے مالک یوم الدین ہے۔ کامل یقین اور ایمان لاتے ہوئے اپنی جماعت کے لوگوں کو جو یہاں موجود ہیں اور ان کو جو باہر ہیں۔

اس آواز کی طرف بلاتا ہوں

جو ایاک نعبد میں پائی جاتی ہے۔ دنیا ایک حالت پر قائم نہیں۔ زمانہ بدلتا ہے اور انسانی خادموں میں سے بعض خادم جو اسباب کے لحاظ سے نہایت مفید اور کارآمد ہوتے ہیں وہ انسان سے جدا ہو جاتے ہیں۔ پس میں آپ لوگوں کو اس ایک ہی کہف اور غار کی طرف بلاتا ہوں جس کہف اور جس غار سے باہر رہ کر تم محفوظ اور مامون نہیں رہ سکتے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہنے والو تمہاری مثال اس بچے کی نہ ہو جو سمجھتا ہے کہ کوٹ کی جیب میں روپے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل خالی ہو۔

پس تم اس زبان کے ساتھ ایاک نعبد و ایاک نستعین مت کہو۔ اگر تمہارے دل اس حقیقت سے خالی ہیں۔ تم اپنی حالتوں پر غور کرو۔ تمہاری حالتیں ایک کمزور بچے سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔

مجھے تمہاری حالتوں کو دیکھ کر ایک جنون کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ ایک چھوٹا بچہ جنگل میں اپنی ماں سے جدا نہیں ہوتا۔

میں بھی تم کو نصیحت کرتا ہوں

کہ اس خدا سے جو ماں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے تم جدا نہ ہو۔

میں نے آدھی دنیا کا سفر کیا ہے اور پھر کر دیکھا ہے ہر جگہ تمہاری مخالفت ہو رہی ہے۔ نہ کسی ملک میں تمہاری جانیں محفوظ ہیں نہ تمہارے مال محفوظ ہیں۔ کوئی چیز تمہاری حفاظت اور پناہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ صرف ایک ہی دروازہ ہے۔ جہاں تم کو پناہ مل سکتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی گود ہے جو ماں اور باپ سے بھی زیادہ حفاظت کی جگہ ہے۔

میں اپنے جسم کو طاقتوں سے خالی پاتا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر تم میری اس نصیحت کو مانو گے تو ہر ایک زمانہ میں

اللہ تعالےٰ تمہاری حفاظت کریگا

لڑائیوں جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اپنے معاملات کو درست کرو۔ دنیا کی کسی چیز کو اپنا خدا نہ بناؤ آج دنیا میں کسی جگہ بھی حقیقی پرستش خدا تعالےٰ کی نہیں ہو رہی۔ پس تم بھی اپنی سستیوں اور غفلتوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے عذابوں کا مستحق نہ بناؤ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر اس چھوٹی سی جماعت کو تو نے ہلاک کر دیا۔ تو پھر دنیا پر تیری پرستش کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پس جس خدمت کو تم نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کو پوری توجہ سے سرانجام دو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو روح اور جو سچی روحانیت اور اخلاص پیدا ہو سکتا ہے تو وہ اس جماعت میں ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر مجھے اس روحانیت کے آدمی تم میں کم نظر آتے ہیں۔ پس پیشتر اس کے کہ

اصلاح کا موقعہ

جاتا رہے تم اپنی اصلاح کر دیکھو کیسی بھیانک اور تکلیف دہ موت ہے جو شک اور شبہ کی حالت میں ہو۔ ایسی موت کا خیال بھی موت سے بدتر ہے۔ اپنے کمزور بھائیوں کی مدد کرو اور اپنے قصورواروں کے قصور معاف کرو کب تم میں وہ بھائیوں والی محبت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے پیدا ہوئی چاہیئے تھی پیدا ہوگی۔

پس مجھ میں لمبے وعظ و نصیحت کی بھی طاقت نہیں۔ اس لئے اس وقت میں صرف یہی کہتا ہوں کہ آپ اپنی حالتوں کو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر غور کریں۔ تمہاری حالت دنیا میں یتیموں سے بھی بدتر ہے۔ یتیموں کے تو کچھ نہ کچھ رشتہ دار بھی ہوتے ہیں جن کو کبھی نہ کبھی ان کی خبرگیری کا خیال آجاتا ہے۔ مگر تمہارے تو رشتہ دار بھی کوئی نہیں۔ تمہاری مثال اس زبان کی ہے۔ جو

بتیس دانتوں کے درمیان

ہوتی ہے۔ مگر اس کے لئے تو وہ دانت بھی حفاظت کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر تمہارے دانتوں میں وہ قوت اور استقامت بھی نہیں۔ وہ چاروں طرف سے ہلتے رہتے ہیں۔ پس اپنے اندر محبت اور الفت پیدا کرو پیشتر اس کے کہ کوئی مسیح موعود کی روح کا انسان تم میں نہ رہے۔ تم اپنے اندر اس روح کے نئے آدمی پیدا کرو۔ تاکہ خدا

تم کو اس طرح نظر آجائے جس طرح سورج یا چاند نظر آجاتا ہے۔ میں زیادہ تم کو کیا کہوں میں خدا ہی کو کہتا ہوں ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔

میں نے جہاز کے تختہ پر اپنے آنسو بہائے اور متعدد بار غیر ملکوں کی زمین کو اپنی آنکھ کے پانی سے تر کیا۔ تاکہ خدا تم کو اپنا بنالے اور تم کو اپنی رحمت کی گود میں لے لے اور وہ تم پر اور تمہارے کاموں پر راضی ہو جائے۔ مگر میری بے تابی ابھی تک دور نہیں ہوئی کیونکہ مجھے ابھی تک وہ اصلاح تم میں نظر نہیں آتی میری مثال اس شمع کی ہے جو دوسروں کو روشن کرنے کے لئے خود پگھل جاتی ہے۔ مگر میرے پگھل جانے سے تمہاری اصلاح ہو جائے تو میرے لئے اسی میں میری خوشی اور راحت ہے، غالب کے یہ چند شعر مجھے اکثر یاد آجاتے ہیں اور ان کو میں ہمیشہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر چسپاں کیا کرتا ہوں ؎

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل
زنہار اگر تمہیں ہوسِ نائے و نوش ہے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

ساقی بجلوہ، دشمنِ ایمان و آگہی
مطرب بہ نغمہ، رہزنِ تمکین و ہوش ہے

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامانِ باغبان و کفِ گل فروش ہے

لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدائے چنگ
یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

یا صبح دم جو دیکھئے آکر تو بزم میں!
نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی!
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

یعنی وہ آخری وجود جس کو خدا تعالےٰ دنیا کی بہبودی اور اصلاح کے لئے مبعوث کرے گا وہ اپنی ساری ہمت اور کوشش سے تمہاری بہتری اور بھلائی چاہے گا۔ وہ دکھ اٹھائے گا وہ غم کھائے گا۔ تمہارے لئے وہ جلے گا مگر اس لئے کہ تم کو روشن کرے مگر آخر تم کہو گے کہ وہ شمع تو خاموش ہو گئی اب کوئی اور شمع روشن ہونی چاہیئے پس تم اپنے اندر سچا اخلاص اور کامل روحانیت پیدا کرو۔ (الفضل [illegible] دسمبر ۱۹۲۷ء)

انصار اللہ کا موجودہ مالی سال

مجالس کے عہدیداران اور دوسرے سب اراکین یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں خصوصاً چندہ مجلس میں بہت حد تک اضافہ کا رجحان ہے، کیا ہی اچھا ہو اگر اس سلسلہ میں مزید توجہ فرمائی جاوے تو کوئی تعجب نہیں کہ یہ سال مالی لحاظ سے سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر جائے

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

سوئٹزرلینڈ مشن کا موجودہ ایڈریس

سوئٹزرلینڈ مشن کا موجودہ ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

MAHMUD MOSCHEE
FROSCHSTRASSE 323,
ZURICH — 8
SWITZERLAND

(نائب وکیل التبشیر)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے ضروری گزارش

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے چند سال بعد ہی یعنی ۱۹۴۰ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ہر ایسے مرد کے لئے جس کی عمر ۱۵ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو۔ خدام الاحمدیہ میں شمولیت لازمی قرار دے دی تھی اور اس سے پہلے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان بھی مستثنےٰ نہیں تھے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ کوئی پریذیڈنٹ اس وقت تک پریذیڈنٹ نہیں رہ سکتا اور کوئی سیکرٹری اس وقت تک سیکرٹری نہیں رہ سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔

اس ہدایت کی تعمیل میں اس وقت تک ہر ایسی جگہ جہاں جماعت قائم ہے خدام الاحمدیہ لازماً قائم ہو جانی چاہیئے تھی۔ مگر ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا۔

میں ان سطور کے ذریعہ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں جائزہ لیں آیا ان کی جماعت میں خدام الاحمدیہ قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو اس سلسلہ میں مرکز خدام الاحمدیہ سے ضروری لٹریچر منگوا کر باقاعدہ مجلس قائم کریں۔

اسی ضمن میں قائدین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع کی جماعتوں کا جائزہ لے کر جہاں مجلس قائم نہیں وہاں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اجتماع اطفال الاحمدیہ

۲۵ - ۲۶ - ۲۷ ر اکتوبر (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہو رہا ہے۔ جس میں علمی ذہنی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ تربیت کے لئے کئی اور پروگرام بھی شامل ہیں۔

سب جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔

بالخصوص جہاں ابھی تک مجلس اطفال الاحمدیہ قائم نہیں ہوئی۔ وہاں کے بچوں کو ضرور بھجوایا جاوے۔ تا وہ یہاں تربیت حاصل کر کے اپنے مقام پر مجلس قائم کر سکیں اور جماعت کے مستقبل کو روشن بنا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے امتحان کے پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوائے جائیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحان کے سلسلہ میں مجالس کو ہر سہ معیار کے پرچے بھجوائے گئے تھے اور ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کسی مناسب وقت میں ۱۰ ر اکتوبر سے قبل امتحان لے کر پرچے اولین فرصت میں مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

بذریعہ اعلان ہذا قائدین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تا سالانہ اجتماع سے قبل نتائج مرتب کئے جا سکیں۔

توقع ہے کہ قائدین کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

اسی طرح پر مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ میں صرف وہی خدام شریک ہو سکیں گے جن کے مقالہ جات ۱۵ ر اکتوبر سے قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان: رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء سب جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کو بھجوائی جا چکی ہے اگر کسی جماعت کو اب تک کاپی نہ ملی ہو تو اطلاع دیں۔ تا دوبارہ ایک کاپی بھجوا دی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۸۱م	احباب جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی بذریعہ مکرم رشید حسین صاحب	۲۵ — ۰۰
۸۲م	" " حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب	۲۹ — ۵۱
۸۳م	مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے دارالرحمت غربی ربوہ	۲۲ — ۰۰
۸۴م	مکرم چوہدری علی اکبر صاحب پنشنر ربوہ	۱۰ — ۰۰
۸۵م	احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد نصیب صاحب	۳۷ — ۰۰
۸۶م	مکرم ڈاکٹر سعود احمد صاحب گوجرانوالہ شہر	۳۸ — ۰۰
۸۷م	احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین بذریعہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۶۴ — ۵۰
۸۸م	" " ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۶۷ — ۰۰
۸۹م	" " ڈگری سندھ بذریعہ مکرم نسیم احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۹۰م	مکرم میاں غلام رسول صاحب ملتان شہر	۳۰ — ۰۰
۹۱م	محترمہ نواب بی بی صاحبہ والدہ چن پیر صاحب ملک پور مرزا ضلع گجرات	۲۷ — ۰۰
۹۲م	محترمہ مسرت جہاں اختر صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالرشید صاحب راولپنڈی	۲۶ — ۰۰
۹۳م	محترمہ مسز ریحانہ خورشید صاحبہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۱۰۰ — ۰۰
۹۴م	مکرم کیپٹن نذیر محمد صاحب چک ۹ گوہر بخش پورہ ضلع گجرات	۱۹ — ۰۰
۹۵م	مکرم چوہدری نثار احمد صاحب جہانیہ ضلع ملتان	۱۰ — ۰۰
۹۶م	مکرم ضیاء اللہ صاحب ضیاء گجرات شہر	۱۰ — ۰۰
۹۷م	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ مراد بذریعہ مکرم قاسم صاحب	۱۵ — ۰۰
۹۸م	مکرم عبدالعزیز صاحب پنشنر بیگو وال ضلع راولپنڈی	۳۰ — ۰۰
۹۹م	مکرم صلاح محمد صاحب " "	۲۲ — ۰۰
۱۰۰م	مکرم ماسٹر مجید اللہ صاحب بی اے بی ٹی انگلش ماسٹر تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان	۱۵ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی سٹوڈنٹس یونین کے عہدیدار

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو زیر صدارت محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر پرنسپل ٹی آئی ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کی سٹوڈنٹس یونین کے عہدیداروں کے انتخابات عمل میں آئے۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

پریذیڈنٹ :- نذیر احمد خادم سیکنڈ ایئر

سیکرٹری :- داؤد احمد " "

وائس پریذیڈنٹ :- محمد نواز جماعت دہم

اسسٹنٹ سیکرٹری :- اسد اللہ خان نہم

اس موقع پر محترم جناب پرنسپل صاحب کے علاوہ محترم پروفیسر منور احمد صاحب چوہدری لیکچرار اردو نے بھی طلباء سے بیش قیمت نصائح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

(خاکسار نذیر احمد خادم صدر کالج یونین)

درخواست دعا

میری اہلیہ اور میں خود بیمار ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو صحت عطا فرمائے۔

(ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی۔ ربوہ)

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کا ارشاد گرامی

مسجد احمدیہ نیویارک ریاستہائے متحدہ امریکہ کے متعلق حضرت قمر الانبیاء میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۴۲ ہش (۲۶ ستمبر ۱۹۶۳ء) میں تحریر فرماتے ہیں:-

"دراصل یہ مسجد لندن کی مسجد کے بعد یورپ کی مسجدوں میں ایک خاص امتیاز رکھتی ہے کیونکہ ایک تو یہ مسجد یورپ کے وسطی ملک میں واقع ہے جس کا چاروں طرف اثر پڑتا ہے۔ اور دوسرے یہ مسجد ایک ایسے ملک میں بنائی جا رہی ہے جو عرصہ دراز سے امن کا گہوارہ رہا ہے۔ پس درحقیقت یہ مسجد نہ صرف ہماری دعاؤں کی مستحق ہے بلکہ احباب جماعت کی بھی مستحق ہے کہ اس کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیا جائے۔"

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے یہ مسجد خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن اس کی تکمیل کا یہ مطلب نہیں کہ جماعتیں اس کے چندہ سے سبکدوش ہو چکی ہیں۔ تقریباً تین لاکھ روپیہ کی ذمہ داری بہرحال پاکستانی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے۔ جس میں سے صرف ایک لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے۔ بقیہ دو لاکھ روپیہ پورا کرنے کے لئے احباب جماعت حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا ارشاد پیش نظر رکھیں اور اس مسجد کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید کی سب سے پہلی رپورٹ

مکرم محمد عبداللہ صاحب باجوہ آنریری سیکرٹری مال نے ضلع سیالکوٹ کی سات جماعتوں کو دورہ کر کے ہفتہ تحریک سے متعلق رپورٹ بھجوائی ہے۔ یہ سب سے پہلی رپورٹ ہے۔ جو مرکز میں پہنچی۔ اللہ تعالیٰ باجوہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر تا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرتے ہوئے کردہ وصیت کی نیت کر چکا ہے (۴) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۶۷۷۶ میں امۃ القدیر فرحت زوجہ ناصر احمد قوم بنی اسرائیل پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا حال کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۶/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں اور نہ کوئی آمد ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات کیٹھی وزنی ۳/۴ ۱ تولہ قیمتی ۲۴۵/- روپے سنگار پٹی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی ۲۰۱/- روپے جھمکے طلائی وزنی ۳/۴ ۱ تولہ قیمتی ۲۴۵/- روپے بالیاں طلائی ۲ عدد ۶ ماشہ ۴ رتی، ۵۰/۲ روپے کڑے طلائی وزنی ۴ تولے ۵۲۶/- روپے انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۲ ماشے ۴ رتی قیمتی ۲۷/۵۰ روپے چوڑیاں طلائی ۱۰ تولے ۴ رتی قیمتی ۱۴۰۵/۵۰ روپے نقرئی زیورات کیچیاں وزنی ۳۰ تولہ قیمتی ۲۸/۷۵ میزان ۲۵/۱۸۸۳ علاوہ ازیں مہر کی رقم میرے شوہر کے ذمہ ہے جو کہ ۳۰۰۰/ ہے اس منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ امۃ القدیر فرحت گواہ شد راقم ناصر احمد خاوند موصیہ گواہ شد قمر الدین مولوی فاضل

نمبر ۱۶۸۸۳ میں عبد الحئی سیال ولد چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب قوم جٹ سیال پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کھنگرانوالہ ڈاک خانہ کھڈیاں ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت میرے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عبد الحئی سیال۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد عبد المنان ولد چوہدری نواب دین۔

نمبر ۱۷۱۴۹ میں حبیب الرحمٰن درد ولد مولوی عبد الرحیم صاحب درد مرحوم قوم اراعیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۳/A سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۳ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ ۲۵۰/- روپے ماہوار ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد حبیب الرحمٰن درد گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد عبد الله درد جنرل سیکرٹری حلقہ سوسائٹی کراچی۔

نمبر ۱۷۱۵۱ میں سعیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب عباسی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 387/H عقب جیکب لائنز ڈاک خانہ کراچی نمبر ۳۔ میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰/- روپے ہے میرا زیور وغیرہ کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی میری جائداد ہے میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ سعیدہ بیگم گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد بشیر احمد سیکرٹری مال حلقہ جیکب لائنز کراچی

نمبر ۱۷۱۵۳ میں اللہ رکھی زوجہ منشی محمد الدین قوم اراعیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد کوئی نہیں میرا حق مہر مبلغ ۶۰/- روپے ہے جو میرے پاس ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں ایک بوڑھی عورت ہوں کپاس کی چنائی کی اجرت سے ۷ روپے سالانہ چندہ ۱/۱۰ ادا کیا کروں گی یہ رقم حصہ آمد میں جمع کرائی رہوگی الامۃ نشان انگوٹھا موصیہ گواہ شد۔ حاجی محمد ابراہیم خلیل ہیڈ ماسٹر سیکرٹری وصایا بشیر آباد گواہ شد نشان انگوٹھا خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۷۱۵۵ میں عبد الرشید انور ولد چوہدری عبد الکریم صاحب قوم اراعیں پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹/۵۵ دستگیر کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۱۹ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں تجارت کرتا ہوں اس سے مجھے ماہوار آمد ۱۶۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد عبد الرشید انور گواہ شد سلطان احمد طاہر پریذیڈنٹ حلقہ عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

درخواست دعا

میں سات ماہ سے دائیں ٹانگ کی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہوں اب پہلے سے بہت افاقہ ہے تاہم کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سلطان احمد عباسی لاہور

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اسے انتہائی توجہ، عزم اور محنت کے ساتھ آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ آپ نے اس امر پر خاص طور سے بڑی خوشی اور تعجب کا اظہار کیا کہ کس طرح ایک سال کے قلیل عرصہ میں ہوسٹل کی عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ایک بظاہر ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ یہ ادارہ اس علاقہ میں بلا امتیاز مذہب و ملت علم کو پھیلانے کا ایک اہم اور موثر ذریعہ ثابت ہوگا

سپاسنامہ اور دیگر تقاریر

اس تقریب کا آغاز جناب ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ... احمد صاحب باجوہ نے کی بعد ازاں مکرم ... احمد صاحب انور ایم اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی سب سے پہلے صدر صاحب کالج کمیٹی مکرم بابو قاسم دین صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ کس طرح آج سے چالیس سال قبل یہاں پر ایک پرائمری سکول قائم کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب انٹرمیڈیٹ کالج تک ترقی کر چکا ہے آپ نے بتایا کہ باوجود ہر طرح کی مشکلات کے احباب جماعت کے تعاون اور صدر انجمن احمدیہ و محکمہ تعلیم کے تعاون سے یہ ادارہ ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے، سپاسنامہ کے آخر میں کالج کی بعض اشد اور فوری ضروریات کا ذکر کیا گیا تھا اور درخواست دعا کی گئی تھی۔

بعد ازاں کالج کے پرنسپل مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے مختصر تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ آج سے چار سال قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد پر یہاں کالج قائم کرنے کی جو تحریک ہوئی تھی وہ کس طرح آج ٹھوس عملی صورت میں ایک چٹان کی طرح نمایاں ہو رہی ہے آپ نے بھی کالج کی بعض اہم اور فوری ضروریات کا ذکر کیا اور آخر میں آنے والے معزز مہمانوں کا کالج کی طرف سے شکریہ ادا کیا

بعد ازاں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی نہایت ایمان افروز تقریر شروع فرمائی جس کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد اس تقریب کے صدر جناب سید حسنات احمد صاحب ڈپٹی کمشنر نے تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا خلاصہ بھی انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائیگا۔

کالج کے لئے عطیہ جات

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں اپنی جیب سے یکصد روپیہ کی رقم کالج کو دینے کا اعلان فرمایا اور پھر حاضرین مجلس کو بھی عطیہ جات دینے کی تحریک فرمائی جس کے نتیجہ میں مختصر سے وقت میں کئی ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع ہو گئے۔ الحمد للہ

ہوسٹل کا افتتاح اور عمارت کا سنگ بنیاد

ان تقاریر کے بعد حسب پروگرام پہلے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے کالج کے ہوسٹل کی عمارت کا افتتاح فرمایا اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے کالج کی نئی وسیع عمارت کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ بنیادی اینٹیں رکھنے میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حصہ لیا جس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

آخر میں کالج کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا اس طرح یہ تقریب ہر لحاظ سے بڑی کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب میں شامل ہونے والے معززین

اس خصوصی تقریب میں ضلع سیالکوٹ کی قریباً تمام احمدی جماعتوں کے نمائندوں کے علاوہ اس علاقہ کے غیر از جماعت معززین اعلیٰ حکام اور یونین کونسلوں کے چیئرمین بھی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے سیالکوٹ سے بھی بہت سے معزز اصحاب کچے اور گرد و غبار سے اٹے ہوئے طویل راستہ کو طے کر کے گھٹیالیاں تشریف لائے ہوئے تھے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ہمراہ خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے آپ گزشتہ شب سات بجے کے قریب گجرات میں مجالس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کرنے کے بعد بذریعہ کار سیالکوٹ تشریف لائے اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ کے ہاں قیام فرمایا۔ ۱۳ اکتوبر کی دوپہر کو مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار نے آپ کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ اس میں شرکت کے بعد آپ دیگر احباب کے ہمراہ بذریعہ کار گھٹیالیاں تشریف لے گئے۔

مرکز سلسلہ ربوہ سے تشریف لانے والے دیگر اصحاب میں مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و تجارت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے خلف حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائیداد و مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ بھی شامل تھے۔ سابق پنجاب کی احمدی جماعتوں کے امراء اضلاع میں سے مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سیکرٹری نگران بورڈ۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور۔ مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر ضلع ملتان۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع شیخوپورہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر ضلع لائلپور اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر ضلع گوجرانوالہ نے بھی تشریف لا کر اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ الغرض یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تقریب کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور یہ کالج ہر لحاظ سے ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ مشہور عالم احمدی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سلمہٗ کی والدہ ماجدہ ایک ماہ سے جگر اور معدہ کی خرابی اور پتہ کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ لندن میں ایک درجن ایکسرے کرائے ہیں۔ انہیں شک تھا شاید کینسر یا کوئی زخم ہو۔ لیکن یہ غلط نکلا۔ اب وہ کراچی میں زیر علاج ہیں۔ پتہ کا چار دفعہ ایکسرے کرایا گیا۔ مگر اصل خرابی کا اب بھی علم نہیں ہو سکا۔ اب لندن سے ڈاکٹروں کی رپورٹوں کی نقول منگوائی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل اور عاجل صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار میاں محمد یوسف ماڈل ٹاؤن لاہور)

۲۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخاں کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے پتہ میں خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد عثمان دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تربیتی جلسہ

"مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات ربوہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ ۱۵ اکتوبر کو بعد نماز مغرب دار البرکات میں منعقد ہو رہا ہے۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام سے خطاب فرمادیں گے۔ خدام شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(زعیم حلقہ)